بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا   Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کے ضمن میں جنگ یمامہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی عظیم الشان قربانیوں کا نہایت ایمان افروز

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3؍جون 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا اور اس سلسلہ میں حضرت خالد بن ولید کی مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ کا ذکر ہوا تھا۔ اس جنگ میں انصار کا جھنڈا حضرت ثابت بن قیس کے پاس تھا اور مہاجرین کا جھنڈا حضرت زید بن خطاب کے پاس تھا۔ حضرت زید بن خطاب نے لوگوں سے کہا اے لوگو مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاؤ دشمن پر ٹوٹ پڑو اور آگے قدم بڑھاؤ۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم میں اُس وقت تک بات نہیں کروں گا یہاں تک کہ اللہ انہیں شکست دے دے گا یا میں اللہ سے جاملوں گا پھر آپ بھی شہید ہو گئے۔ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوتیلے بھائی تھے۔ شروع میں اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ بدر اور اسکے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد آپ اور معن بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان مؤاخات کرائی تھی اور دونوں ہی یمامہ کی جنگ میں شہید ہو گئے۔ جنگ یمامہ میں حضرت خالد نے جب لشکر کو ترتیب دیا تو ایک حصہ کا سپہ سالار حضرت زید بن خطاب کو بنایا اور اسی طرح اس جنگ میں مہاجرین کا پرچم بھی آپ کے ہاتھ میں تھا۔ آپ پرچم لئے آگے بڑھتے رہے اور بڑی بے جگری سے لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے تو پرچم گر گیا۔ سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہما نے پرچم تھام لیا۔ اس معرکے میں زید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کے دست راست اور ایک بہادر شہسوار جس کا نام رجال بن عنفوہ تھا اس کو قتل کیا اور آپ کو جس نے شہید کیا اس کو مریم حنفی کہتے ہیں اس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا اور ایک مرتبہ جب حضرت عمر نے اسے کہا کہ تم نے میرے بھائی کو قتل کیا تھا تو اس نے کہا اے امیر المؤمنین

اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں زید رضی اللہ عنہ کو شرف بخشا اور ان کے ہاتھوں مجھے ذلیل نہیں کیا۔ یعنی وہ شہادت کی موت پا گئے اور مجھے اسلام کی توفیق مل گئی ہے۔ جب زید کے قتل کی خبر عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا زید دو نیکیوں میں مجھ سے آگے نکل گیا یعنی مجھ سے پہلے اسلام قبول کیا اور مجھ سے پہلے شہید ہو گئے۔ مالک بن نویرہ کو جب حضرت خالد نے قتل کر دیا تو اسکے بھائی متمم بن نویرہ نے اپنے بھائی مالک کے قتل پر اشعار کہے۔ اس کو اپنے بھائی سے بہت محبت تھی۔ ایک مرتبہ جب حضرت عمر سے اس کی ملاقات ہوئی اور اس نے بھائی کا مرثیہ حضرت عمر کو سنایا تو حضرت عمر نے ان سے کہا کہ اگر میں شعر کہنا جانتا تو تمہاری طرح میں بھی اپنے بھائی زید کیلئے شعر کہتا۔ اس پر متمم نے عرض کیا اگر میرے بھائی کی موت ایسی ہوتی جیسی موت آپ کے بھائی کی ہوئی ہے یعنی شہادت کی موت تو میں کبھی بھی اپنے بھائی پر غمگین نہ ہوتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس خوبصورت انداز میں میرے بھائی کی تعزیت تم نے کی ہے اور کسی نے نہیں کی۔ حضرت عمر فرمایا کرتے تھے کہ جب باد صبا چلتی ہے تو زید کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بہر حال جنگ کا ذکر ہو رہا ہے۔ مسیلمہ کذاب ابھی تک ثابت قدم تھا اور کافروں کی جنگ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ حضرت خالد نے یہ تجزیہ کیا کہ جب تک مسیلمہ کو قتل نہ کیا جائے گا جنگ ختم نہیں ہو گی۔ اس لئے حضرت خالد اکیلے ان کے سامنے آئے اور ایک ایک کو انفرادی جنگ کی آواز لگائی۔ پس جو بھی مقابلے کیلئے نکلا حضرت خالد نے اس کو قتل کر دیا۔ حضرت خالد نے مسیلمہ کو مقابلے کیلئے آواز دی وہ بھاگ گیا اور اسکے ساتھی بھی بھاگ گئے تو حضرت خالد نے لوگوں کو پکار کر کہا کہ خبردار اب کوتاہی نہ کرنا۔ آگے بڑھو اور کسی کو بچ کر جانے نہ دو۔ اس پر مسلمان ان پر چڑھ دوڑے۔ صحابہ کرام نے اس معرکے میں صبر و استقامت کا ایسا ثبوت دیا جس کی مثال نہیں ملتی اور برابر دشمن کی طرف بڑھتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے خلاف فتح عطا فرمائی اور کفار پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں نے ان کا پیچھا کیا اور قتل کرتے رہے اور تلواریں ان کی گردنوں پر چلاتے رہے یہاں تک کہ انہیں ایک باغ میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔ یہ بہت وسیع باغ تھا جس کے گرد دیواریں تھیں۔ یہ باغ میدان جنگ کے قریب ہی تھا اور مسیلمہ کی ملکیت تھا۔ مسیلمہ کذاب بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس باغ میں چلا گیا۔ انہوں نے باغ کا دروازہ بند کر دیا۔ صحابہ نے چاروں طرف سے اس باغ کا محاصرہ کر لیا۔ مسلمان کوئی جگہ تلاش کرنے لگے کہ کسی طرح اس باغ کے اندر جایا جا سکے لیکن یہ قلعہ نما باغ تھا۔ باوجود تلاش کے اسکے اندر جانے کی کوئی جگہ نہ مل سکی۔ آخر حضرت براء بن مالک جو حضرت انس بن مالک کے بھائی تھے نے کہا کہ مسلمانو اب صرف ایک طریقہ ہے کہ تم مجھے اٹھا کر باغ میں پھینک دو میں اندر جا کر دروازہ کھول دوں گا مگر مسلمان یہ گوارہ نہیں کر سکتے تھے کہ ان کا ایک عالی مرتبہ ساتھی ہزاروں دشمنوں کے درمیان اپنی جان گنوا دے۔ انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا لیکن حضرت براء بن مالک نے اصرار کرنا شروع کیا اور کہا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ مجھے باغ میں پھینک دو۔ آخر مجبور ہو کر مسلمانوں نے انہیں باغ کی دیوار پر چڑھا دیا۔ دیوار پر چڑھ کر جب حضرت براء بن مالک نے دشمن کی بڑی تعداد کو دیکھا تو ایک لمحے کیلئے رکے لیکن پھر اللہ کا نام لے کر باغ کے دروازے کے سامنے کود پڑے اور دشمنوں سے

لڑتے اور قتل کرتے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ آخر کار آپ دروازے تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور باغ کا دروازہ کھول دیا۔ مسلمان باہر دروازہ کھلنے ہی کے منتظر تھے۔ جونہی دروازہ کھلا وہ باغ میں داخل ہو گئے اور دشمنوں کو قتل کرنے لگے۔ ہزاروں آدمی مسلمانوں کے ہاتھ قتل ہو گئے۔ مسلمان مرتدین سے قتال کرتے ہوئے مسیلمہ کذاب تک پہنچ گئے۔ وحشی بن حرب جنہوں نے غزوہ احد میں حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا مسیلمہ کی طرف بڑھے اور آپ نے اپنا وہی برچھا جس سے حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا مسیلمہ کی طرف پھینکا اور وہ اسے جا لگا اور دوسری طرف سے پار ہو گیا۔ پھر جلدی سے ابو دجانہ اسکی طرف بڑھے اس پر تلوار چلائی اور وہ زمین پر ڈھیر ہو گیا۔

حضور انور نے فرمایا: جنگ یمامہ کی تفصیل ایک اور جگہ بیان ہوئی ہے جس میں مسلمانوں کی طرف سے جرأت اور دلیری کا ذکر اس طرح بیان ہوا ہے کہ دونوں گروہوں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی یہاں تک کہ دونوں گروہوں کے بہت سے لوگ قتل اور زخمی ہو گئے۔ مسلمانوں میں سے سب سے پہلے مالک بن اوس شہید ہوئے۔ حفاظ قرآن بھی کثرت سے شہید ہو گئے۔ دونوں لشکروں میں گھمسان کا رَن پڑا یہاں تک کہ مسلمان مسیلمہ کے لشکر میں اور مسیلمہ کا لشکر مسلمانوں کے لشکر سے جا ملا۔ سالم مولی ابو حذیفہ نے اپنی نصف پنڈلیوں تک گڑھا کھودا۔ ان کے پاس مہاجرین کا جھنڈا تھا اور ثابت نے بھی اسی طرح کا گڑھا اپنے لئے کھودا ان کے پاس انصار کا جھنڈا تھا پھر ان دونوں نے اپنے جھنڈوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ یہاں تک کہ سالم شہید ہو گئے اور ابو حذیفہ بھی شہید ہو گئے۔ حضرت ابو حذیفہ کا سر سالم کے قدموں میں تھا اور سالم رضی اللہ عنہ کا سر حضرت ابو حذیفہ کے قدموں میں تھا۔ جب سالم شہید ہو گئے تو جھنڈا کچھ دیر اسی طرح پڑا رہا پھر یزید بن قیس نے جو بدری صحابی تھے آگے بڑھے اور جھنڈے کو اٹھا لیا یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر حکم بن سعید بن عاص نے اس جھنڈے کو اٹھایا اور اسکی حفاظت میں سارا دن لڑتے رہے پھر وہ بھی شہید ہو گئے۔ وحشی کہتے ہیں کہ شدید لڑائی ہوئی۔ تین مرتبہ مسلمانوں کے قدم اکھڑے چوتھی مرتبہ مسلمانوں نے پلٹ کر حملہ کیا اور ان کے قدم جم گئے اور وہ تلواروں کے سامنے ڈٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنی مدد نازل کی اور بنی حنیفہ کو اللہ تعالیٰ نے شکست دی اور اللہ نے مسیلمہ کو قتل کر دیا۔ وحشی کہتے ہیں کہ میں نے اس روز اپنی تلوار خوب چلائی یہاں کہ وہ تلوار میرے ہاتھ میں دستے تک خون سے بھر گئی۔ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار کو ایک چٹان پر چڑھے ہوئے دیکھا وہ پکار رہے تھے کہ اے مسلمانو کے گروہ کیا تم جنت سے بھاگ رہے ہو؟ میں عمار بن یاسر ہوں میری طرف آؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا کہ ان کا کان کٹ کر لٹک رہا تھا ابو خیثمہ نجاری کہتے ہیں جب مسلمان جنگ یمامہ کے دن پراگندہ ہو گئے تو میں ایک طرف ہٹ گیا اور میری آنکھوں کے سامنے یہ منظر ہے کہ میں اس دن حضرت ابو دجانہ کو دیکھ رہا تھا۔ ابو دجانہ پر بنو حنیفہ کے گروہ نے حملہ کیا تو آپ اپنے سامنے بھی تلوار چلاتے اپنے دائیں بھی تلوار چلاتے اور اپنے بائیں بھی تلوار چلاتے۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں پاکستان کیلئے دعا کیلئے کہنا چاہتا ہوں۔ حالات عمومی طور پر جو بگڑ رہے ہیں وہ تو ہیں احمدیوں کی طرف پھر ایسے حالات میں ان کی توجہ ہو جاتی ہے۔ مخالفت بڑھ رہی ہے۔ پرانی قبریں اکھیڑنے سے بھی انہوں نے گریز

نہیں کیا۔ انتہائی بد طینت قسم کے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کرے۔ اسی طرح الجزائر کے احمدیوں کیلئے بھی دعا کریں وہ بھی آجکل مشکلات میں گرفتار ہیں۔ افغانستان کے احمدیوں کیلئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں چند مرحومین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں پھر ان کی نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا ذکر مکرم نسیم مہدی صاحب مبلغ سلسلہ کا ہے۔ گذشتہ دنوں ان کی انہتر سال کی عمر میں وفات ہوگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یہ 1976ء میں جامعہ احمدیہ سے فارغ ہوئے۔ 83ء میں بطور مبلغ سوئٹزرلینڈ ان کو بھجوایا گیا۔ 84ء میں ان کو نائب وکیل التبشیر مقرر کیا گیا۔ 1984ء میں دسمبر میں لندن آئے تھے یہاں پر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ 85ء سے 2008ء تک بطور مبلغ اور بعد ازاں مبلغ انچارج کینیڈا کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اس عرصہ میں کینیڈا کے امیر بھی رہے۔ 2009ء سے 16ء تک مبلغ انچارج امریکہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ 1986ء میں مشن ہاؤس بیت الاسلام کیلئے 24/ایکڑ زمین خریدی گئی اور اس کو پھر آباد بھی کیا گیا۔ ان کے وقت میں بہت سے احمدی کینیڈا میں آکر آباد ہوئے اور انہوں نے بڑی مدد کی ان لوگوں کی۔ بہت سے لوگ ان کے ممنون احسان ہیں۔ ٹورنٹو اور کیلگری میں دو بڑی مساجد کی تعمیر کی گئی اور دیگر جماعتوں میں سینٹر بھی قائم کئے گئے۔ حضور انور نے فرمایا: میرا خیال ہے وینکوور کی مسجد بھی ان کے زمانے میں بنی تھی۔ بہر حال یہ دو بڑی مساجد تو ہیں۔ 2003ء میں ان کے وقت میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کا انعقاد ہوا۔ ایم.ٹی.اے نارتھ امریکہ سٹیشن کے قائم کرنے میں بھی آپ نے بڑا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ سب ان کے کام قبول فرمائے۔

نسیم مہدی صاحب کو آرڈر آف اونٹاریو کا تمغہ 2009ء میں ملا جو کہ صوبے کا سب سے معزز اعزاز ہے۔ یہ ایوارڈ کسی بھی فیلڈ میں کامیابی اور اعلیٰ خدمات بجالانے پر دیا جاتا ہے۔

ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنی تقریر میں سوئٹزرلینڈ کے مشن کی مساعی کے سلسلہ میں نسیم مہدی صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے مجھ سے مشورہ کرنے کے بعد آٹھ ہزار فولڈر سوئٹزرلینڈ کی پہاڑیوں میں رہنے والے ہر گھر میں پہنچا دیا۔

بعدہ حضور انور نے عزیزم محمد احمد شارم ربوہ اور مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ